تعلیمات بے کار ہیں۔ من کی صفائی بہت ضروری ہے اس کے بغیر ساری روحانی کوششیں بے کار ہیں اور محض دکھاوا ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی صرف اتنا ہی حاصل کرے جس کو وہ ہضم کر سکے۔ میرا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میں کسی بھی انسان کو اس کی خواہش کے مطابق کچھ بھی دے سکتا ہوں، لیکن ایسا کرنے سے پہلے مجھے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ آیا وہ میرا تحفہ قبول کرنے کے لائق ہے۔ اگر تم میری باتیں غور سے سنو تو تمہیں اس سے ضرور فائدہ ہوگا۔ اس مسجد میں بیٹھے ہوئے میں کبھی غلط بات نہیں کہتا۔

جب کسی مہمان کو گھر میں بلایا جاتا ہے تو جس طرح اس کے ساتھ گھر کے سبھی موجود افراد کی تواضع کی جاتی ہے۔ اسی طرح اس وقت جتنے لوگ دوار کا مسجد میں موجود تھے انھوں نے بابا کی اس گفتگو سے بے پناہ روحانی غذا حاصل کی۔ جو اس امیر آدمی کی تواضع میں بابا نے پیش کی۔ اس کے بعد اس امیر آدمی کے ساتھ ہی دوسرے افراد بھی بابا کا آشیر واد حاصل کرنے کے بعد خوشی خوشی وہاں سے رخصت ہوئے۔

پار اتار تا ہے۔ وجود کو ویدوں کے مطالعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا نہ ہی ذہانت سے نہ زیادہ پڑھنے لکھنے سے۔ جس وجود کو وہ خود چنتا ہے وہ اسے پاتا ہے۔ وجود اس پر اپنے راز کھولتا ہے یا اپنی فطرت سے اسے روشناس کرتا ہے۔ یہ اپنشد کا قول ہے۔

اس مکالمے کے ختم ہونے کے بعد بابا نے اس شخص کی طرف مڑتے ہوئے کہا: جناب آپ کی جیب میں 250 روپے کی شکل میں برہم موجود ہے۔ مہربانی کر کے اسے باہر نکالیے۔ اس آدمی نے اپنی جیب سے روپیوں کی گڈی نکالی اور یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ اس کے پاس دس دس کے 25 نوٹ تھے۔ یہ دیکھ کر کہ بابا سب کچھ جانتے ہیں وہ بابا کے قدموں پر گر پڑا اور ان سے آشرواد دینے کی درخواست کرنے لگا۔ تب بابا نے اس سے کہا۔

"اپنے برہم کی گڈی کو اٹھالو، جب تک تم خود کو مکمل طور پر حسد اور لالچ سے آزاد نہ کراؤ گے، تمھیں سچے برہم تک رسائی حاصل نہیں ہو گی۔ ایسا شخص جس کا من دولت، اور خوشحالی میں کھویا ہوا ہے وہ انھیں ترک کیے بغیر برہم کو پانے کی بات کیسے سوچ سکتا ہے۔ دولت کی محبت یا اس کا فریب ایک ایسا درد کا بھنور ہے جس میں فریب اور حسد کے مگر مچھ رہتے ہیں جو خواہشات سے عاری ہے وہی اس بھنور کو پار کر سکتا ہے۔ لالچ اور برہم ایک دوسرے سے کوسوں دور ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ جہاں لالچ ہے وہاں برہم کے گیان و دھیان کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ پھر ایک لالچی آدمی کس طرح مکتی حاصل کر سکتا ہے کیوں کہ لالچی آدمی کے من میں شانتی نہیں ہوتی۔ اس کی ساری روحانی کدو کاوش بے کار ہوتی۔ ایک پڑھا لکھا انسان بھی جو اپنے عمل یا انعام کو پانے کی خواہش سے آزاد نہیں ہے اور جو ان سے متنفر نہیں ہے وہ بے کار ہے اور خود کو پانے میں بھی اس کی کوئی مدد نہیں کی جا سکتی، جو آدمی انا سے بھرا ہوا ہے اور جو صرف مادی اشیا کے بارے میں ہی سوچتا رہا ہے، اس کے لیے گورو کی

قابو نہیں رکھ سکتا۔ چناں چہ اس صورت حال میں وہ اپنی منزل مقصود تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ زندگی اور موت کے چکروں میں الجھا رہتا ہے۔ لیکن جس کو سمجھ ہے اور جس کا من اس کے قابو میں ہے وہ بگھی کے اچھے گھوڑوں کی طرح اپنے حواس کو قابو میں رکھتا ہے اور اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے یعنی خود کو پالیتا ہے اور بار بار جنم نہیں لیتا۔ جس آدمی کی کوچوان کی جیسی سمجھ بوجھ ہے اور اپنے من کو لگام دے سکتا ہے وہ سفر کی منزل تک پہنچ جاتا ہے جو ہر جگہ موجود رہنے والے بھگوان وشنو کا مقدس گھر ہے۔

(8) من کی طہارت۔ جب تک کہ انسان اپنے فرائض منصبی کو پوری طرح سے اور بے تعلقی سے ادا نہیں کرتا۔ (اس کا من صاف نہیں ہوتا) اور جب تک اس کا من صاف نہیں ہوتا وہ خود کو نہیں پاسکتا۔ صرف پاک من میں ہی حقیقی اور غیر حقیقی سے بے تعلقی پیدا ہوتی ہے جو خود کو پانے کا موجب بنتی ہے۔ جب تک انا کو ترک نہیں کیا جاتا۔ حسد کو چھوڑا نہیں جاتا من کو خواہشات سے پاک نہیں کیا جاسکتا۔ یہ خیال کہ میں صرف اپنا جسم ہوں ایک فریب ہے اور اس خیال کے جال میں پھنسنا قید کی وجہ ہے۔ اس خیال کو ترک کر دیجئے اور تعلق کو بھی اگر آپ خود کو پانا چاہتے ہیں۔

(9) گورو کی ضرورت۔ ذات کا علم اتنا نازک اور پراسرار ہے کہ کوئی بھی انسان صرف اپنی کوشش سے اسے حاصل کرنے کا خواب نہیں دیکھ سکتا۔ اس لیے ایسے استاد کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے، جس نے خود کو پالیا ہو۔ جو دوسرے سخت محنت سے بھی عطا نہیں کر سکتے وہ گورو کی مدد سے آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ چوں کہ اس نے خود اس راہ پر سفر کیا ہوتا ہے، اس لیے وہ شاگرد کو بھی کامیابی سے اس راہ پر چلا سکتا ہے اور دھیرے دھیرے روحانی ترقی کے مرحلے طے کرا سکتا ہے۔

(10) آخر میں خدا کی مہر بہت ضروری ہے۔ جب خدا کسی سے خوش ہو جاتا ہے تو وہ اسے تمیز کی عقل اور ویراگ دونوں دیتا ہے اور اسے آسانی سے دنیاوی سمندر کے

(2) ورکتی یا اس دنیا کی اشیا سے دوری۔ جب تک کہ انسان اشیاء روپیا پیسا اور اعزازات جو اس کے اعمال کے صلے کے طور پر اُسے اس یا بعد کی دنیا میں حاصل ہوں ان سے نفرت اور لگاؤ ختم نہیں کرتا اسے روحانی دنیا میں داخل ہونے کا حق حاصل نہیں ہے۔

(3) انتر مکھتا (اپنے اندر جھانکنا) ہمارے حواس خُدا نے کچھ اس طرح بنائے ہیں کہ ہم اکثر بیرونی دُنیا کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں۔ آدمی جو خود کو پانا چاہتا ہے یا حیاتِ جاوِداں حاصل کرنے کا متمنی ہے اُسے اپنے اندر جھانکنا چاہیئے اور اپنی ذات کو دیکھنا چاہیئے۔

(4) گناہوں سے پاکی۔ جب تک انسان بُرائی سے منہ نہیں موڑتا اور غلط کام کرنا ترک نہیں کرتا اور خود پر قابو نہیں پالیتا اور جب تک اس کی روح اور اس کا من مطمئن نہیں ہوتا وہ علم کی مدد سے بھی خود کو نہیں پا سکتا۔

(5) صحیح عمل۔ جب تک انسان سچائی کی زندگی بسر نہیں کرتا۔ تلافی مافات کی کوشش نہیں کرتا اور مجرد کی زندگی نہیں گزارتا وہ خدا کو نہیں پا سکتا۔

(6) خوش گوار کے مقابلے میں خیر کو ترجیح دینا۔ یہاں دو طرح کی چیزیں مراد ہیں۔ خیر اور خوشگوار۔ پہلی کا تعلق روحانی معاملات سے ہے اور دوسری کا دُنیاوی اشیا سے۔ یہ دونوں انسان کی طرف بڑھتی ہیں تاکہ وہ انھیں قبول کرلے۔ اسے سوچ کر ان دو میں سے ایک کو چننا ہوتا ہے۔ عقل مند آدمی خوشگوار کے مقابلے میں خیر کو ترجیح دیتا ہے لیکن بے وقوف لالچ اور لگاؤ کی وجہ سے خوش گوار کو چنتا ہے۔

(7) من اور حواس پر اختیار یا قابو۔ جسم ایک بگھی ہے اور روح اس کا مالک۔ عقل اس بگھی کا کوچوان ہے اور من لگام۔ حواس گھوڑے ہیں اور حواس سے تعلق رکھنے والی اشیا ان کے راستے۔ جس کو سمجھ نہیں اور جس کا من بے قابو ہے، وہ منہ زور گھوڑوں پر

تھا۔ چنانچہ اس نے بابا سے درخواست کی کہ بابا مہربانی کر کے مجھے برہم کے درشن جلد کراؤ۔ بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا میرے پیارے دوست کیا تمہیں بیٹھنے کے باوجود یہ سمجھ نہیں آیا کہ میں نے یہ سارا طریقہ کیوں استعمال کیا؟ یہ تو صرف اس لیے تھا تاکہ تم برہم کو دیکھنے کے قابل بن جاؤ۔ مختصر یہ کہ برہم کو دیکھنے کے لیے پانچ چیزوں کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ یہ پانچ چیزیں ہیں:۔

(1) پانچ پران

(2) پانچ حواس

(3) من

(4) ذہانت

(5) انا

خودی کو حاصل کرنے کا برہم گیان کا یہ راستہ اتنا مشکل ہے جتنا ریزر کی دھار پر چلنا۔ اس کے بعد بابا نے اس موضوع پر بہت دیر تک گفتگو کی جس کا مقصد یا لب لباب نیچے بیان کیا جا رہا ہے۔

اپنے آپ کو پہچاننا

سارے لوگ اپنی زندگی میں برہم تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے کیوں کہ اس کے لیے کچھ اہلیتیں ضروری ہیں جو اس طرح ہیں

(1) موکشا یا نجات کی شدید خواہش۔ وہ شخص جو خود کو بندھا ہوا سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس بندھن سے آزادی حاصل کرے اور اس مقصد کے حصول کے لیے ایمانداری سے کام کرتا ہے اور جو کسی دوسری چیز کی پرواہ نہیں کرتا وہی اس روحانی راہ پر چلنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

انسلاکات اور پیچیدگیوں کے ساتھ برہم گیان دیتا ہوں۔ بابا نے اس امیر آدمی کو اس جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ بٹھا دیا اور اسے دوسری بات چیت میں مصروف رکھا۔ یہاں تک کہ وہ برہم گیان کو بھول ہی گیا۔ اسی دوران اس نے ایک لڑکے کو بلا کر اس سے کہا کہ وہ جا کر نندو مارواڑی سے 5 روپے ادھار لے آئے لڑکا جا کر فوراً ہی لوٹ آیا اور بابا سے کہنے لگا کہ نندو مارواڑی گھر میں نہیں ہے اور اس کے گھر پر تالہ پڑا ہوا ہے۔ اس کے بعد بابا نے اسے بالا پنساری سے پانچ روپے ادھار لانے کے لیے کہا۔ اس دفعہ بھی لڑکا خالی ہاتھ لوٹا۔ یہ تجربہ بابا نے دو تین بار دہرایا لیکن نتیجہ وہی نکلا۔ دراصل بابا خود ہی مجسم برہم(1) کا ظہور تھے۔ کوئی یہ سوال کر سکتا ہے کہ اگر وہ خود برہم کا اوتار تھے تو پھر وہ کیوں پانچ روپے جیسی حقیر رقم مانگ رہے تھے اور اسے قرض کے طور پر حاصل کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے رہے۔ یہ سچ ہے کہ انھیں اس حقیر رقم کی ہرگز ضرورت نہ تھی وہ جانتے تھے کہ نندو اور بالا غیر حاضر ہیں۔ اس لیے انھوں نے برہم کے متلاشی کا امتحان لینے کے لیے یہ طریقہ وضع کیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس امیر آدمی کی جیب میں روپیوں کی گڈی پڑی ہوئی ہے لیکن وہ اگر سچ مچ برہم کو پانے کا خواہاں ہوتا تو بابا کی بات سن کر بھی خاموش تماشائی نہ بنا رہتا۔ خصوصاً اس صورت میں کہ جب بابا پانچ روپے جیسی حقیر رقم قرض کے طور پر حاصل کرنے کے لیے شدت سے دوڑ دھوپ کر رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ بابا اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے قرض لوٹا دیں گے اور رقم بہت معمولی ہے۔ اس کے باوجود وہ روپیہ قرض نہ دے سکا۔ ایسا آدمی بابا سے دُنیا کی سب سے بڑی چیز مانگ رہا تھا یعنی برہم گیان۔ اس کی جگہ اگر کوئی دُوسرا ہوتا جو سچ مچ بابا سے محبت کرتا ہوتا تو وہ بغیر وقت ضائع کیے بابا کو پانچ روپے دیتا اور محض تماشائی نہ بنا رہتا۔ یہ شخص تو اس کے بالکل ہی برعکس تھا۔ نہ تو اس نے روپیہ دیا اور نہ وہ خاموش بیٹھا رہا بلکہ بے صبری کا مظاہرہ کرنے لگا کیوں کہ وہ بہت جلد واپس لوٹ جانے کا خواہاں

(1) برہم Brahm

کے بیش بہا دولت مکان، کھیت اور زمین تھی۔ بہت سے نوکر چاکر اور ایسے لوگ تھے جن کا انحصار ہی اس پر تھا۔ جب بابا کی شہرت اس تک پہنچی تو اس نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ چوں کہ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اس لیے وہ شرڈی جا کر بابا سے برہم گیان (عرفان، حق) حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر وہ اسے حاصل ہو گیا تو اسے بڑی خوشی ہو گی۔ اس کے دوست نے اسے یہ کہہ کر صلح کرنے کی کوشش کی کہ برہم گیان(1) کو پانا آسان نہیں ہے۔ خصوصاً تمہارے جیسے آدمی کے لیے جو ہر وقت دولت بیوی اور بچوں میں کھویا رہتا ہے۔ تم ایک پیسا دان نہیں دیتے ہو برہم گیان کی تلاش میں کون تمہاری تشفی کرے گا۔

اس نے اپنے دوست کی بات کی پرواہ نہ کی اور آنے جانے کے لیے تانگہ سواری کا انتظام کر کے شرڈی پہنچ گیا اس نے دوارکا مسجد جا کر سائی بابا سے ملاقات کی اور ان کے قدموں پر گر کر استدعا کی کہ ہر آدمی کو برہم (قادر مطلق بھگوان) کے درشن کراتے ہو جو یہاں آتا ہے۔ میں بھی بہت دور سے چل کر یہاں آیا ہوں۔ میں آتے آتے تھک کر چور ہو گیا ہوں۔ اس لیے اگر آپ مجھے برہم(1) کے درشن کرادو گے تو میری مشکلوں کا صلہ مجھے مل جائے گا۔ بابا نے فوراً جواب دیا میرے پیارے دوست پریشان نہ ہو میں تمہیں فوراً برہم کے درشن کراؤں گا۔ چوں کہ میں نقد پر یقین رکھتا ہوں ادھار پر نہیں اور یہ بھی کہ اکثر میرے پاس لوگ دولت، صحت، اقتدار، عزت، مرتبہ بیماری کا علاج حاصل کرنے آتے ہیں جو ساری عارضی اور دنیاوی اشیاء ہیں ایسا آدمی تو شاذ ہی آیا ہے جس نے برہم گیان کی التجا کی ہو۔ دنیاوی فوائد حاصل کرنے والو ں کی کمی نہیں ہے لیکن ایسے لوگ جو روحانی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہوں بہت ہی نادر ہیں۔ میں اس لمحے کو بہت قیمتی اور خوش قسمت سمجھتا ہوں جب تم جیسے لوگ آکر مجھ پر زور ڈالیں کہ انھیں میں برہم گیان دوں۔ چنانچہ میں تمہیں خوشی سے اس کے

---

(1) برہم Brahm

گیارہواں باب

دُنیاوی فوائد اور ان کی تاثیر

ابتدائیہ

سائی بابا نے یہ صاف ظاہر کیا کہ وہ محبت سے دیا ہوا چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی تعریف و توصیف کے ساتھ قبول کر لیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی انہیں غرور و تمکنت سے پیش کرتا تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ وہ چوں کہ خود وجود، علم اور آنند سے بھرے ہوئے تھے اس لیے وہ دنیاوی رسومات کی زیادہ پرواہ نہیں کیا کرتے تھے لیکن اگر کوئی چیز انھیں شرافت اور انکساری سے پیش کی جاتی تو وہ اسے خوشی اور دلدادگی سے قبول کرتے۔ حقیقت میں سائی بابا جیسے گرو سے زیادہ کوئی بھی فراخ دل اور مہرباں نہیں ہو سکتا۔ ان کا موزانہ چنتا منی (وہ پتھر جو سب کی خواہشات پوری کرتا ہے) کلپ ترو (سورگیہ درخت جو ہماری تمنائیں پوری کرتا ہے) یا کام دھینو (مقدس سورگیہ گائے جو ہمیں سب کچھ فراہم کرتی ہے) سے نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ یہ ہمیں صرف اتنا ہی دیتے ہیں جتنا ہم چاہتے ہیں لیکن ست گورد ہم کو سب سے قیمتی شئے عطا کرتے ہیں۔ جو نہ تو سوچی جا سکتی ہے اور نہ اس کہ تہ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ (یعنی حقیقت) آیئے اب یہ دیکھیں کہ بابا نے ایک امیر آدمی سے کیسا سلوک کیا جو ان سے برہم گیان حاصل کرنے آیا تھا۔

ایک امیر آدمی تھا (بد قسمتی سے اس کے نام اور پتے کا کوئی حوالہ نہیں ملتا) اس